احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 17- اگست 2000ء

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 17- اگست 2000ء - 16 جمادی الاول 1421ہجری - 17ظہور 1379ہش جلد 50-85 نمبر 186

بہترین عورتیں

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریش کی عورتیں بہترین خواتین ہیں۔ چھوٹے بچوں پر بے حد مہربان اوراپنے خاوند کی عزت اورمال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل نساء قریش حدیث 4590)

جلسہ سالانہ برطانیہ پر خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب :29جولائی 2000

عورت کو اس کی شکل یا اداؤں کے طعنے دینا ناجائز حرکت ہے

جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو وہ جنت میں جائے گی

حضور ﷺ نے اپنی رضاعی والدہ کے لئے چادر بچھا دی

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(قسط دوم)

ایک حدیث ابو داؤد میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کے بچے کو اپنے پاس لینا چاہا۔ اس عورت نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر شکایت کی اور کہا کہ میرا پیٹ اس کا ظرف اور میری چھاتی اس کا مشکیزہ ہے۔ اب باپ اسے چھیننا چاہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تک تم دوسرا نکاح نہ کرلو بچے کی تم مستحق ہو۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل وصورت اور چال اور ڈھال میں کسی کو رسول کریم ﷺ کے مشابہہ نہیں دیکھا۔ جب وہ آنحضرت ﷺ سے ملنے آتیں تو حضورؐ کھڑے ہو جاتے۔ حضرت فاطمہ کے ہاتھ چومتے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ان کو بٹھاتے جب آنحضرت ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضور ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ان کو بٹھاتیں۔

ابو داؤد سے ایک لمبی روایت حضرت خلیفہ رابع ایدہ اللہ نے بیان فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا میں اپنا اور فاطمہؓ بنت رسول اللہؐ کا واقعہ نہ سناؤں۔ تمام رشتہ داروں میں سے فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ عزیز تھیں۔ حضرت علیؓ سنانے لگے کہ چکی چلا چلا کر فاطمہؓ کے ہاتھوں پر گٹے پڑ گئے۔ پانی ڈھو ڈھو کر جسم پر نشان پڑ گئے۔ جھاڑو دینے سے ہر وقت کپڑے میلے رہتے۔ میں نے ایک دن انہیں کہا کہ جا کر اپنے والد سے کوئی خادم مانگ لائیں۔ حضرت فاطمہؓ گئیں۔ اس وقت کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ بات کئے بغیر واپس آگئیں۔ اگلے روز حضور ﷺ خود تشریف لائے۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا چکی چلا چلا کر میرے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے ہیں پانی اٹھا اٹھا کر نشان پڑ گئے ہیں۔ مجھے کوئی خادم دلا دیں۔ آنحضور ﷺ فرمانے لگے اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو۔ اپنے رب کے فرائض ادا کرو۔ اپنے کام کاج خود کرو۔ رات کو سونے لگو تو 33بار سبحان اللہ ' 33بار الحمد للہ اور 34بار اللہ اکبر پڑھو۔ یہ نوکر سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا پر راضی ہوں۔

رضاعی والدہ کا احترام

حضرت ابو طفیل سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا کہ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ ایک عورت آئی آپؐ نے اپنی چادر ان کے لئے بچھادی وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ تو پتہ چلا کہ یہ آنحضرت ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

عورتوں سے نرمی کی ہدایت

بخاری کتاب الانبیاء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھا کرو۔ اللہ نے عورت کو پسلی سے پیدا کیا ہے۔ پسلی کا سب سے کج حصہ سب سے اچھا ہوتا ہے۔ اسے سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔

حضرت خلیفہ رابع ایدہ اللہ نے فرمایا بائبل میں ذکر ہے کہ عورت کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا گیا۔ مگر قرآن میں کہیں یہ ذکر موجود نہیں۔ عورت کی نزاکت اس کا حسن ہے اس کی کجی اور نخرہ بھی برداشت کرنا چاہئے۔ سب سے زیادہ خوبصورتی عورت کی وہی ہے جب وہ اس قسم کے نخروں سے کام لیتی ہے۔ اسے سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ سارا حسن جاتا رہے گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہو وہ جنت میں جائے گی۔

ایک حدیث میں آنحضور ﷺ نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت نہیں ہونی چاہئے اس کے ساتھ بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک بات ناپسندیدہ ہے تو دوسری پسندیدہ بھی ہو سکتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض مرد عورت پر ظلم کرتے ہیں اس کو اس کی شکل اور اداؤں کے طعنے دیتے ہیں۔ یہ ناجائز حرکت ہے جو ہرگز اللہ کو پسند نہیں اچھی بات کی تعریف کریں اور بری بات کی پردہ پوشی کیا کریں۔

بخاری میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قریش کی عورتیں کس قدر اچھی ہیں بچوں سے محبت کرتی ہیں اور شوہروں کی نگرانی کرتی ہیں۔

مسلسل صفحہ 2 پر

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

1- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے اصولاً میٹرک پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی کیلئے زیادہ سے زیادہ 19 سال کی حد مقرر ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (45 فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ امیدوار قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔ مقامی جماعت کے امیر/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔ اگر آپ ان شرائط کو پورا کرتے ہیں تو انٹرویو کیلئے مورخہ 19- اگست 2000ء بروز ہفتہ بوقت 7:00 بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ اگر تھرڈ ڈویژن (45 فیصد سے کم نمبر) ہے تو انٹرویو اور داخلہ نہیں ہوگا۔ اس لئے تشریف نہ لائیں۔

2- انٹرویو کے وقت سکول / کالج کے سرٹیفکیٹ / سند کی فوٹو کاپی (تصدیق شدہ) اور اصل اسناد نیز مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی تعارفی چٹھی اور ٹیسٹ کیلئے قلم ساتھ لائیں۔

3- مورخہ 19- اگست 2000ء بروز ہفتہ 7:00 بجے صبح وکالت دیوان میں حاضری اور کاغذات جمع کرانے کے بعد 9:00 بجے جامعہ احمدیہ میں ذہانت کا ٹیسٹ اور انٹرویو ہوگا جو 21 اگست تک مکمل ہوگا۔

4- جامعہ احمدیہ کے تحریری ٹیسٹ اور اور انٹرویو میں کامیابی کے بعد مورخہ 21 اگست کو وکالت دیوان تحریک جدید میں انٹرویو بورڈ برائے جامعہ احمدیہ انٹرویو لے گا۔ انٹرویو بورڈ جن طلبہ کے مشروط داخلہ کی سفارش کرے گا صرف انکا تفصیلی طبی معائنہ فضل عمر ہسپتال میں ہوگا۔ جو ایک ہفتہ میں مکمل ہوگا۔ تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہوئی تو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے بھجوایا جائے گا اور مورخہ 2- تمبر 2000ء بروز ہفتہ سے جامعہ احمدیہ میں پڑھائی شروع کریں گے۔

5- داخل ہونے والے طلبہ کیلئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہوگا اور Apptitude Test ہوگا۔ اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہوگا اور داخلہ کی منظوری کی سفارش حضور ایدہ اللہ کی خدمت

باقی صفحہ 7 پر

جنت کا مستحق بنانے والی نیکیاں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس عورت نے پانچوں وقت نماز ادا کی، رمضان کے روزے رکھے، اپنے آپ کو برے کاموں سے بچایا، خاوند کی فرمانبرداری کی، اس عورت کو اختیار دیا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ محاورہ ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر پہلو سے ایسی نیکیاں جنت کا حقدار بنا دیتی ہیں۔

بخاری میں روایت ہے کہ ہند بن عتبہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ میرا خاوند ابوسفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے خرچ صحیح طور پر نہیں دیتا سوائے اس کے کہ میں اس کی جیب سے نکال لوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اتنا ہی نکالو جتنی ضرورت ہے۔

یتیم بچوں اور خاوند پر خرچ کرنا

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عورتو! صدقہ کرو خواہ زیوروں سے دو۔ حضرت زینبؓ زوجہ عبداللہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ میں تم پر اور یتیم بچوں پر خرچ کرتی ہوں کیا یہ بھی صدقہ ہے۔ عبداللہ نے کہا کہ تم خود آنحضرتؐ سے پوچھو۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضورؐ کی طرف روانہ ہوئی اور انصار کی ایک اور عورت کو حضورؐ کے دروازے پر کھڑے پایا۔ اس کو بھی یہی مسئلہ درپیش تھا۔ حضرت بلالؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھو کہ کیا خاوند اور یتیم بچوں پر خرچ کرنا صدقہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ نہ بتانا کہ پوچھنے والی کون ہے حضرت بلال نے جا کر سوال کیا آنحضرت ﷺ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا زینب۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کون سی زینب۔ حضرت بلالؓ نے کہا عبداللہ کی بیوی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کے لئے دوہرا اجر ہے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا زینب نے تو کہا تھا کہ نہ بتانا۔ مگر بلال نے بتایا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے کہنے پر بلال نے بتایا۔ ورنہ نہ بتاتے۔ آنحضرتؐ کے دریافت کرنے پر تو ناممکن تھا کہ بلالؓ نہ بتاتے۔

بیماری کا خوشکن پہلو

ایک روایت ہے کہ ایک عورت بیمار تھی آنحضرت ﷺ ان کی عیادت کے لئے آئے۔ اور فرمایا بیماری کا ایک خوشکن پہلو یہ ہے کہ اللہ مرض کی وجہ سے مسلمان کی خطائیں اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ چاندی سے میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ پس مرض کے وقت دعا کرنی چاہئے۔

حضورؐ کی ایک بیٹی نے پیغام بھجوایا کہ یا رسول اللہؐ میرا بچہ مرنے کے قریب ہے میرے ہاں تشریف لائیں۔ آنحضرت ﷺ نے اسے سلام بھجوایا اور فرمایا جو اللہ کا ہے اس کو اس نے لے لیا۔ صبر کرو اور اس پر ثواب کی امید رکھو عورت نے دوبارہ آپؐ کو بلایا اور قسم دی کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ اٹھے اور ساتھ صحابہ بھی چلے۔ حضورؐ کی خدمت میں بچے کو پیش کیا گیا۔ بچے کے سانس اکھڑ رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ پانی کا مشکیزہ ہے۔ آنحضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد نے یہ دیکھ کر کہا۔ یا رسول اللہؐ یہ کیا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ محبت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ اللہ اپنے ان بندوں سے محبت کرتا ہے جو دوسروں سے محبت کرتے ہیں۔

بیٹے کی وفات پر بے مثال صبر

ایک روایت میں ہے کہ ہم عورتوں کو جنازہ پر ساتھ جانے سے روکتے تھے مگر زیادہ سختی نہ کرتے تھے۔ کیونکہ خطرہ تھا کہ بعض عورتیں نوحہ وغیرہ کرتی تھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر عورت اصرار کرے کہ ساتھ جانا ہے تو سختی سے نہیں روکنا چاہئے۔ حضرت ام سلیم کی بخاری میں روایت ہے کہ میں نہایت صابر اور مستقل مزاج تھی۔ عمیر میرا بڑا پیارا بیٹا تھا وہ فوت ہو گیا۔ میں نے صبر کیا۔ رات کو میرے خاوند ابوطلحہ آئے میں نے انہیں کھانا کھلایا اور وہ لیٹ گئے تو میں نے کہا کہ اگر کوئی تمہیں کوئی چیز عاریۃً دے دے اور پھر واپس لینا چاہئے تو کیا انکار کر دو گے؟ حضرت ابوطلحہ نے کہا کبھی نہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ اب تمہیں بیٹے کی طرف سے بھی صبر کرنا چاہئے۔ ابوطلحہ خفا ہوئے کہ پہلے کیوں نہیں بتایا خدا تعالیٰ نے اس بات کو بہت برکت دی اللہ نے آنحضرت ﷺ کو یہ بات بتا دی۔

آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں۔ ان کی بیماری کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے آنحضرت ﷺ نہایت رنجیدہ ہو کر ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا عثمان بن مظعون پہلے ہی تشریف لے جا چکے ہیں اب تم بھی جاؤ۔ عورتوں میں ان کی وفات پر کہرام مچا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ اٹھے کہ ان کو چپ کرائیں۔ آنحضرتؐ نے ان کو روکا اور فرمایا رونے میں حرج نہیں۔ حضرت فاطمہؓ قبر کے پاس بیٹھی روتی جاتی تھیں اور آنحضرت ﷺ کپڑے سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

جماعت احمدیہ میں کروڑوں کے داخلہ کی پیشگوئی

صحبت صالحین کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"امّارہ والے میں نفس امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں" جس کا دل ہر وقت اس کو بدیوں کی تحریک کر رہا ہو اس کے پاس بیٹھو گے تو تمہارے دل میں بھی بدیوں کی تحریکیں شروع ہو جائیں گی۔ "اور لوّامہ والے میں لوّامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں" جس شخص کے پاس بیٹھو اگر اس کا نفس بار بار اس کو اپنی کمزوریوں اور بدیوں پر ملامت کرتا ہے تو جو پاس بیٹھتا ہے وہ یہ محسوس کرے گا کہ اس کے دل میں بھی اپنی کمزوریوں اور بدیوں پر ملامت کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ "اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے" اس سے پہلے اگرچہ نفس مطمئنہ کا ذکر گزر چکا ہے مگر اب چونکہ تدریج میں ذکر فرما رہے ہیں اس لئے آخر پر پھر نفس مطمئنہ کا ذکر ضروری تھا۔

پھر فرماتے ہیں' "صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے بہت سے لوگ جو دور بیٹھے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے اس وقت فرصت نہیں ہے بھلا تیرہ سو سال کے موعود سلسلہ کو جو پالیں اور اس کی نصرت میں شامل نہ ہوں اور خدا اور رسولؐ کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں وہ فلاح پا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں" یعنی دور کی بیعت ان معنوں میں کہ بیعت کی اور دور ہی بیٹھے رہے اس کے نتیجے میں فلاح نصیب نہیں ہو سکتی۔

اب جو زمانہ آ گیا ہے اس میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کروڑ سے بہت آگے بڑھ چکی ہے **اور ایسے دن آنے والے ہیں جبکہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہوں گے**۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ سارے یہاں آ جائیں۔ اس چھوٹی سی (بیت الذکر) میں یا کسی بڑی (بیت الذکر) میں بھی میں بیٹھا ہوں ناممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی جو شخص نمائندگی کر رہا ہو' جب بھی کر رہا ہو ساری دنیا کے کروڑہا لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں اور اگر نہ پہنچیں تو ان پر حضرت مسیح موعود (-) کا یہ فتویٰ صادر ہو جائے کہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتے۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے ہمیں عطا فرما دی ہے اور دور بیٹھنے والوں کو بالکل یہی احساس ہوتا ہے کہ گویا وہ اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ چاہے دنیا کے کسی کونے میں بس رہے ہوں ان کے دل پر اتنا گہرا اثر پڑتا ہے مجلس کا کہ ان کو خیال بھی نہیں گزر رہا ہوتا کہ وہ کہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ بالکل ہمارے اندر' بیچ میں اسی احساس کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں جس طرح آپ یہاں ایک احساس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

بہت سے خطوط مجھے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایسی صورت میں اپنے سے بالکل کھوئے جاتے ہیں یہاں تک کہ چھوٹے بچے ہیں وہ تو اٹھ اٹھ کر ٹی وی کی سکرین کو انگلیاں لگاتے ہیں۔ ایک بچی نے لکھا کہ مجھے امی نے ساری بات سمجھائی کہ الیس اللہ بکاف عبدہ کا کیا مطلب ہے۔ اور یہ انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں اور حضرت مسیح موعود (-) کی انگوٹھی جو آپ پہنتے ہیں اس کا قصہ بھی سنایا تو کہتی ہیں مجھے بے اختیار جب آپ کا ہاتھ انگوٹھی والا نظر آیا تو دوڑ کے گئی اور سکرین پر منہ لگا دیا کہ اس انگوٹھی کو چوموں۔ اب یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں۔ یہ محبت کے بے انتہا اور غیر اختیاری مظاہر ہیں جو جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ پس یہ خیال دل میں پیدا ہوتا کہ دور بیٹھے اب کیا کریں گے۔ **اگر دور بیٹھے لوگ ٹیلی ویژن پر کم سے کم خطبہ سننے کا اہتمام کریں تو حضرت مسیح موعود (-) کی یہ مراد پوری ہو جاتی ہے کہ وہ آئیں اور صحبت سے فیض یافتہ ہوں۔**

(الفضل 20-جولائی 98ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

خونِ جگر سے اس کے سجائیں گے بام و در

پاکستان کی تعمیر و ترقی میں احمدی مشاہیر کا تاریخی کردار

نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات

پاکستان کا واحد نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام

آج کے زمانہ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت اور ضرورت پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے۔ اس میدان میں پوری دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے اور جس قدر کوئی ملک اور قوم سائنس اور جدید ٹیکنالوجی میں ترقی یافتہ ہے اسی قدر اس کی عالمی برادری میں عزت و وقار ہے اور اتنا ہی وہ ملک اور قوم دنیاوی لحاظ سے بھی بلند مقام رکھتی ہے۔ اس میدان میں پاکستان کا اولین اور منفرد ممتاز سرمایۂ افتخار احمدی سپوت ڈاکٹر عبدالسلام ہیں جنہوں نے ساری دنیا سے اپنی لیاقت، عظمت اور سائنسی تحقیق کا لوہا منوا کر 1979ء میں سائنس کی دنیا کا سب سے بڑا اور قابل قدر انعام نوبیل پرائز حاصل کیا اور اس طرح پاکستان اور پوری اسلامی دنیا کی عظمت و رفعت کو چار چاند لگا دیئے۔ وہ مسلسل کامیابی اور ترقی کے زینے طے کرتے گئے اور دنیا بھر میں خدمت انسانیت اور فروغ تعلیم و سائنس ان کا ہمیشہ مطمح نظر رہا۔ یہ کامگار سائنسدان اور نابغۂ روزگار بھرپور اور کامیاب زندگی گزار کر آخر 21 نومبر 1996ء کو اپنے رب کے حضور حاضر ہو گیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا جذبہ خدمت

اگر یہ کہا جائے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد اپنے اتھاہ علم۔ انتھک اور مفید تحقیق اور عالمی سطح پر جیتے جانے والے انعامات اور اعزازات کے ذریعہ پوری ضرورت مند انسانیت اور خاص طور پر عالم اسلام کی ہمہ وقت اور بے لوث خدمت تھا تو اس میں ذرہ بھر مبالغہ نہ ہوگا وہ بڑی دردمندی اور دلسوزی سے عمر بھر اس تمنا کا اظہار کرتے رہے اور آخر دم تک ہر ممکن کوشش میں لگے رہے کہ وہ وطن عزیز اور دوسرے اسلامی ممالک کی ٹھوس خدمت کر سکیں۔ لیکن افسوس ان کے جذبہ اور علم و تحقیق سے وہ فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ جس کی انہیں دل سے خواہش تھی۔

تعصب نے کیا رنگ دکھایا؟

تعصب اور بغض کس قدر نقصان دہ چیز ہے اور یہ عقل سلیم کو کس قدر زنگ آلود کر دیتا ہے۔ اس کے لئے ایک مثال اس مضمون میں بیان ہوئی ہے جو روزنامہ "جنگ" مورخہ یکم اپریل 1998ء میں بعنوان "تاریخ انسانی سائنس دانوں سے نہیں عظیم انسانوں سے عبارت ہے۔" شائع ہوا ہے اور مضمون نگار ہیں معروف علمی و ادبی شخصیت جناب نفیس صدیقی، ملاحظہ فرمائیے:۔

"ایک اور مثال لیجئے۔ یہ وہ شخص ہے جس سے ہم پاکستانیوں نے بہت زیادتی کی اور زیادتی اس کے مذہبی نظریات کی وجہ سے ہے۔ مذہب کو چھوڑیئے، کوئی شخص ڈاکٹر عبدالسلام سے پاکستانی ہونے کی شناخت تو نہیں چھین سکتا۔ یہ نہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے طبیعات میں نوبیل انعام حاصل کیا۔

بلکہ وہ بلاشبہ آئن سٹائن کے بعد ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رموز کائنات کی نئی جہتیں دریافت کیں۔

سائنس کی کوئی تاریخ اس صدی کے انکشافات و اکتشافات کا جائزہ لیتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام کو نظرانداز نہیں کر سکتی۔ وہ محض کوئی ریسرچ سکالر یا ٹیکنالوجسٹ نہ تھا

بلکہ صحیح معنوں میں اس سطح کا پاکستان کا اکلوتا سائنسدان

ہم پاکستانیوں کا یہ المیہ ہے ہم نے اس پر زندگی میں فخر کیا اور نہ اس کے مرنے پر ایک پاکستانی شناخت کا غرور دیا۔"

("جنگ" مورخہ 1998-4-1)

اسم بامسمّٰی سائنسدان

اللہ تعالیٰ نے عبدالسلام کو صحیح معنوں میں سلام خدا کا بندہ بننے کی توفیق عطا کی تھی۔ وہ دنیا میں امن۔ سلامتی صلح و آشتی اور علمی و سائنسی ترقی کے علمبردار تھے۔ اللہ کی شان ہے کہ اس اسم بامسمّٰی شخص نے اپنی انتھک محنت اور خدمت و کاوش کے ذریعہ 1968ء میں بین الاقوامی ایٹمی توانائی

کمیشن کے تحت ایٹم فار پیس پرائز (ایٹم برائے سلامتی و ترقی) حاصل کیا۔

اس بین الاقوامی انعام کی بنیاد وہ غیر معمولی سوچ اور ارادہ تھا جس کے تحت آپ نے 1964ء میں اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات جیسا شہرہ آفاق اور اپنی مثال آپ ادارہ قائم کیا۔ اس کی تفصیل ڈاکٹر عبدالغنی کے الفاظ میں پڑھتے ہیں:

"سلام نے بیحد محنت، جذبۂ صادق اور سچی لگن کے ساتھ اس مرکز کو چلایا ہے۔ انہوں نے اپنی منفرد شخصیت، وسیع اور گہری سائنسی دلچسپی، تبحر علمی، ہر موضوع کو گرفت میں لینے کی بے پناہ صلاحیتوں، علمی، اقتصادی، سیاسی اور مذہبی امور پر گرفت (جن پر انہوں نے بڑی آسانی اور اتھارٹی سے لکھا ہے) اور ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں دنیاؤں کے لوگوں کے بارے میں گہری اور صحیح واقفیت کی بدولت اپنے آپ کو اس ذمہ داری کا ہر طرح سے اہل ثابت کر دیا ہے..... اور آج وہ دنیائے سائنس کے متفقہ لیڈر ہیں۔"

(کتاب "ڈاکٹر عبدالسلام" از ڈاکٹر عبدالغنی ص85، 84)

ڈاکٹر سلام کیا چاہتے تھے

ڈاکٹر عبدالسلام ہمیشہ اپنے خلوص نیت اور گہری انسانی ہمدردی کی بناء پر اس بات کا پرچار کرتے رہے کہ امیر اور غریب ممالک میں اصل فرق سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی کا ہے۔ جو قومیں غربت اور جہالت میں پس رہی ہیں ان کے لئے یہی راہ نجات ہے کہ وہ سائنسی علوم و مہارت کو اپنائیں اور اپنی تقدیر کو بدل کر رکھ دیں۔ آپ بار بار اس امر کو واضح کرتے رہے کہ وہی ممالک ترقی یافتہ کہلاتے ہیں جنہوں نے علم، سائنس اور محنت کے بل بوتے پر انقلاب پیدا کر کے اپنی حالت اور سوسائٹی کو ترقی یافتہ بنا لیا ہے۔ چنانچہ وطن عزیز کے ایک ممتاز سائنسدان ڈاکٹر عبدالغنی نے اپنی کتاب "ڈاکٹر عبدالسلام" کے ص109 تا ص112 پر ڈاکٹر عبدالسلام کی 1961ء کی ایک تقریر قلمبند کی ہے جس کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں:

"ہم پاکستانی غریب قوم ہیں۔ نسل انسانی کی غالب اکثریت کی مانند غربت ہمارا سب سے بڑا اور گھمبیر مسئلہ ہے۔"

"پہلے تو ایک معاشرہ کو مطلوبہ ٹیکنالوجیکل مہارت و لیاقت حاصل کرنی چاہئے دوسرے اسے قومی آمدنی کا پانچ فیصد حصہ بچانا چاہئے اور اسے پیداواری منصوبوں میں انویسٹ کرنا چاہئے۔"

"ہمارا افلاس صرف مادی نکتہ نظر سے ہی نہیں بلکہ روحانی نکتہ نظر سے بھی ایک اہم مسئلہ ہے ہمارے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے "یہ ناممکن نہیں کہ غربت اور کفر ہم معنی بن جائیں۔" مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے پورے زور کے ساتھ کہوں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان پاکستان کی ہر مذہبی درس گاہ کے دروازہ پر روشن حروف سے لکھ دیا جائے۔ کفر کو پرکھنے کے اور بھی بہت سے پیمانے ہوں گے لیکن اس صدی میں میرے ناچیز خیال میں کفر کا معیاری پیمانہ 'غربت کو بغیر قومی سطح پر جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی کسی کوشش کے' خاموشی سے سہتے چلے جانا ہے۔"

قرآن کریم سے رہنمائی

ڈاکٹر سلام نے ملک و ملت میں سائنسی شعور اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی امنگ پیدا کرنے کے لئے قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کی اور اسے بطور دلیل پیش کیا۔ ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"سلام نے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے یہ دلیل پیش کی۔ قرآن حکیم میں صرف 250 آیتیں ایسی ہیں جن کا تعلق قانون سازی سے ہے۔ جب کہ سات سو پچاس آیتیں، یعنی کلام پاک کا تقریباً آٹھواں حصہ، ایسی ہیں جن میں ایمان والوں کو اس بات کی بار بار تلقین کی گئی ہے کہ وہ فطرت کا مطالعہ کریں، غور و فکر سے کام لیں اور سائنسی طریق کو اپنی زندگی کا جز بنا

لیں۔ اسی طرح پاک کتاب میں تسخیر یعنی ٹیکنالوجی کے حصول پر بھی کافی زور دیا گیا ہے۔"

(ڈاکٹر عبدالسلام' از ڈاکٹر عبدالغنی ص 153)

ہر صاحب نظر و دانش کا یہی نظریہ ہے

آج علم و آگہی کی ترقی کے طفیل تمام صائب الفکر اور بالغ نظر اہل علم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس دور میں ترقی کرنے کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کی اعلیٰ تعلیم اور عملی کاوشیں بے حد ضروری ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کے ایک معروف اور دردمند مضمون نگار پروفیسر ڈاکٹر محمد عالمگیر خان کا ایک مضمون "اسلام اور سائنسی وفنی ترقی" روزنامہ نوائے وقت مورخہ 1997-7-24 میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:

"یہ امر واقعہ ہے کہ چودہ سو سال پہلے منصہ شہود پر آنے والا منفرد اسلامی انقلاب 'انقلاب علم و عمل تھا۔ جس نے انسانی زندگی کا دھارا ہی بدل دیا۔ قرآن حکیم کی علم و عمل کی ضیاپاشیوں سے کرہ ارض میں جہالت کے اندھیروں نے دم توڑ دیا۔ چنانچہ ابتدائی سات سو سالوں کا دامن اسلامی علم و فن اور سائنس کے بیش بہا خزانوں سے بھرپور تھا۔.... یورپ میں سائنس مسلمانوں کے ذریعے پہنچی۔ اس حقیقت کا اعتراف خود مغرب کو بھی ہے۔ چنانچہ واشنگٹن کی مشہور و معروف لائبریری کی عمارت پر یہ جملہ نمایاں طور پر لکھا ہوا نظر آتا ہے "اسلام نے انسانیت کو سائنس دی۔"

اپنے مضمون کو ڈاکٹر صاحب اس تکلیف دہ حقیقت پر ختم کرتے ہیں:۔

"مسلمانوں نے قرآن کریم کو غلاف در غلاف بند کر کے اس الہامی نور و ہدایت کی کتاب کا استعمال صرف لذت قراءت تک محدود کر دیا ہے۔ مغربی پراپیگنڈے اور نظام تعلیم کے زیر اثر آ کر سائنسی علوم کو مذہب سے الگ تھلگ کر دیا بلکہ مذہب کو سائنس سے متصادم کر دیا۔ نتیجۃً ریسرچ کا عادی اسلامی ذہن منجمد ہو کر رہ گیا اور مسلمان اپنے ذیشان اور ذی وقار مقام سے گر گیا اور ایسا گرا کہ پھر اٹھ نہ سکا۔"

(نوائے وقت مورخہ 97-7-24)

جناب عبدالعزیز خالد کی دردبھری تحریر

مشہور علمی و ادبی شخصیت عبدالعزیز خالد کا ایک مضمون بعنوان "وطن میں اجنبی" روزنامہ پاکستان مورخہ 96-1-5 میں شائع ہوا ہے جس میں وہ پاکستان اور عالم اسلام کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کی سچی تڑپ اور سائنسی ترقی کی لگن اور تمنا کا یوں ذکر کرتے ہیں:۔

"علامہ مشرقی کے بعد یہ غالباً دوسرے نابغہ روزگار سائنسدان ہیں جن کا قرآن سے شغف عشق کی حد تک بڑھا ہوا ہے پچھلے دنوں ان کے مضامین کا مجموعہ "ارمان اور حقیقت" دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اپنے مضامین میں بار بار یہ صاحب دل شخص عالم اسلام اور خصوصاً ارض پاکستان کی سائنسی علوم و معارف سے بے اعتنائی و محرومی پر رنجیدہ و دل گرفتہ نظر آتا ہے۔ وہ بار بار مسلمانوں کی ذہنی پسماندگی پر آنسو بہاتا ہے۔ انہیں ان کے اسلاف کے عملی کارناموں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے یورپ کو اس کی گہری نیند سے جگایا اور احیائے علوم کے دور کا آغاز کیا مگر تاسف سے کہتا ہے کہ بیدار بخت دوسروں کو جگا کر خود خواب غفلت میں کھو گئے اور ایسے کھوئے کہ ابھی تک غنودگی کے عالم میں ہیں۔"

(روزنامہ پاکستان مورخہ 96-1-5)

ایٹمی انرجی اور ریسرچ کے میدان میں بنیادی خدمات

صدر ایوب خاں پاکستان کے جوہر قابل ڈاکٹر عبدالسلام کی لیاقت وذہانت اور سائنس کے میدان میں ان کی بین الاقوامی شہرت و عظمت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے 1961ء میں ڈاکٹر عبدالسلام (اس وقت ان کی عمر صرف 35 سال تھی) کو سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کر لیا۔

وطن عزیز کے لئے یہ منفرد خدمت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پورے تیرہ سال (بھٹو کے دور 1974ء) تک اعزازی طور پر انجام دیتے رہے۔

اس دوران انہوں نے پاکستان میں سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی اور ریسرچ کے لئے متعدد ٹھوس اقدامات کئے جن میں سے صرف چند ایک کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب ڈاکٹر عبدالسلام میں تحریر کرتے ہیں:

"سلام نے صدر ایوب کی وساطت سے حکومت کو اسلام آباد میں پنس ٹیک (PINSTECH) **پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی تجربہ گاہوں کے قیام کی ترغیب دینے میں بھی بڑی سرگرمی دکھائی.... ملک کے نیوکلیئر پاور پروگرام کے لئے سلام نے حکومت کو مشورہ دیا کہ کراچی میں ایک سو چالیس میگاواٹ کا پاور ری ایکٹر نصب کیا جائے۔**

جس میں ایندھن کے طور پر قدرتی یورانیم اور (Fission) نیوٹران کی کم رفتار کے لئے بھاری پانی کا استعمال کیا جائے۔ میزائل ریسرچ اور اس سے ملحقہ میدان میں ترقی کے لئے سلام نے خلا اور بالائی فضا کی تحقیقی کمیٹی "سپارکو" کی بنیاد رکھی اور کچھ عرصہ تک اس کے چیئرمین بھی رہے۔"

(کتاب "ڈاکٹر عبدالسلام" ص 108' 107)

سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کی گواہی

پاکستان کے قابل اور مشہور سائنسدان منیر احمد خان سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اپنے مضمون مطبوعہ "آجکل" مورخہ 30 نومبر 1996ء میں بیان کرتے ہیں:۔

"پروفیسر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنس کی ترقی کے لئے ناقابل فراموش خدمات سر انجام دیں اور چودہ سال تک PAEC کے رکن رہے۔

1960ء کی دہائی میں مجھے ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ نیوکلیئر فیول پروسیسنگ کے قیام کے لئے تجاویز تیار کرنے کا موقعہ ملا۔

ایوب خان نے معاشی بنیاد پر اس منصوبے کو ترک کر دیا۔ اس طرح تیس برس قبل پاکستان نے اس اہم ترین ٹیکنالوجی کو حاصل کرنے کا موقع گنوا دیا جب وہ انتہائی سستی قیمت پر بلا روک ٹوک حاصل ہو سکتی تھی۔"

(روزنامہ "آجکل" مورخہ 96-11-30)

ممتاز ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر درانی کا انکشاف

نوائے وقت کے نمائندے پرویز حمید نے برمنگھم یونیورسٹی (یو کے) سے پروفیسر آف فزکس کی حیثیت سے ریٹائر ہونے والے ڈاکٹر درانی کے ساتھ اپنے انٹرویو کے شروع میں لکھا ہے:۔

"عالمی شہرت کے حامل پاکستانی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی ایک ایسے مایہ ناز پاکستانی ہیں جنہیں پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے لئے خدمات سرانجام دینے کا موقع بھی ملا۔"

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی نے کہا کہ ڈاکٹر عثمانی' ڈاکٹر عبدالسلام (مذہبی اختلافات کو بالکل ایک طرف رکھ دیں) اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کوششوں سے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور اے کیو لیبارٹریز بہت طاقتور اور یکتا تنظیم بن گئے۔

ہم سب کو بحیثیت پاکستانی ان تینوں کے علاوہ باقی تمام سائنسدانوں اور ماہرین کا بھی ممنون ہونا چاہئے۔"

(نوائے وقت مورخہ 2000-3-24 ص 5)

ضروری احکامات

روزنامہ نوائے وقت کی ایک خبر:

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) وفاقی وزارت تعلیم نے طبعیات کلاس نہم کے نئے ایڈیشن میں قادیانی غیر مسلم سائنسدان آنجہانی عبدالسلام کا نام مسلمان سائنسدانوں کی فہرست سے خارج کرنے کے لئے چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کو ضروری احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ اس امر کی اطلاع وزارت تعلیم کے ڈپٹی ایجوکیشنل ایڈوائزر ڈاکٹر این اے سیال نے ایک مراسلہ کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو دی جنہوں نے ایک یادداشت کے ذریعے وفاقی وزیر تعلیم' گورنر پنجاب اور وزیر تعلیم سے مطالبہ کیا تھا کہ آنجہانی قادیانی غیر مسلم عبدالسلام کا نام جماعت نہم و دہم کی کتاب طبعیات کے صفحہ نمبر 8 سے خارج کیا جائے۔ اگر درج ہی کرنا ہے تو اس کافر کو غیر مسلموں کے ساتھ لکھا جائے۔ اور اس کے نام کے ساتھ عبدالسلام قادیانی لکھا جائے۔ تاکہ مسلمان طالب علم کو دھوکہ نہ دیا جا سکے۔

(نوائے وقت 19 جولائی 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قابل رشک حقائق۔ جناب ایم۔ ایم۔ احمد کے الفاظ میں

(از انٹرویو ہفت روزہ "حرمت" 27 دسمبر 1996 تا 2 جنوری 1997ء)

"آپ ڈاکٹر عبدالسلام کو لے لیجئے۔ انہیں جو اعزاز ملا (یعنی نوبیل پرائز میں ملنے والی تقریباً ساٹھ ہزار ڈالر کی رقم۔ ناقل) انہوں نے وہ ملک کے لئے وقف کر دیا اور حکومت سے کہا کہ اسے تعلیم کی ترقی اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ مجھے ایک دن کہتے ہیں کہ مجھے اعزاز ملا ہے اور مجھے بھارت کی طرف سے بار بار پیغام آ رہے ہیں کہ تم یہاں آؤ ہم تمہیں ہر طرح سے نوازیں گے۔

لیکن میں پاکستان میں جب تک نہ جاؤں گا یہ مجھے بڑا ناگوار گزرتا ہے کہ میں کسی اور ملک کی دعوت قبول کر لوں اور ساتھ ہی انہوں نے اپنی وفات تک پاکستانی شہریت قائم رکھی۔

انگریزوں نے بھی انہیں بار بار اس طرح کی شہریت دینے کی دعوتیں دیں لیکن انہوں نے ہمیشہ اپنے ہی ملک کا شہری رہنے کو ترجیح دی۔ ہمیشہ اپنے ملک کا مفاد عزیز رکھا۔ یہ ایک قومی

باقی صفحہ

قانونی مسائل

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ

شک کا فائدہ

ہر قانون اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ ملزم کے خلاف مدعی جرم کا ارتکاب ہر شک و شبہ سے بالاتر ثابت کرے۔ ہر قانون کا یہ بنیادی تقاضا ہے کہ اگر مدعی کے موقف میں شک ہو یا مقدمہ فیصلہ کے مرحلہ پر کسی بھی نقطہ نظر سے یقینی اور قطعی طور پر ملزم کا قصور ثابت کرنے میں ناکام رہے تو ملزم کو بری کر دیا جائے۔ قانونی دنیا کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ بعض اوقات کسی شخص کو محض شک کی بناء پر ہی شامل مقدمہ کر لیا جاتا ہے۔ اس کا قصور نہ ہوتے ہوئے بھی ذاتی دشمنی کی بناء پر یا کسی برادری' خاندان' بڑا ہونے کی بناء پر یا چلتا پھرتا موٴثر کارکن ہونے کی بناء پر کہ وہ مقدمہ میں اپنے عزیزوں کے خلاف قائم کردہ مقدمہ میں ان کی پیروی اور امداد نہ کر سکے' کسی شخص کو شامل مقدمہ کر لیا جاتا ہے اگرچہ اس کے خلاف مستغیث (مدعی) کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ بسا اوقات ملزم کے خلاف بددیانتی سے تفتیش کی اور کرائی جاتی ہے۔ اسیران راہ مولا کے خلاف کی گئی تفتیش ہائے مقدمات بددیانت تفتیش کی بدترین مثالیں ہیں۔ تفتیشی تھانیدار یہ بھی کہتا رہتا ہے کہ دیکھیں کتنا ظلم ہے۔ مولوی صاحبان اس سے زیادتی کر رہے ہیں۔ مقدمہ بالکل بے بنیاد ہے اور گواہان بھی جھوٹے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ وہ کاغذات میں "ٹھوس ثبوت" بھی درج کرتا رہتا ہے۔ اور ایسے بے بنیاد "ٹھوس ثبوت" جب فاضل عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں اور وکلائے صفائی ان کی جرح ان کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیتی ہے تو فاضل عدالت ایسے ثبوتوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا کر احمدی ملزمان کو بری کر دیتی ہے۔ یہ تفتیشی شک کہلاتا ہے۔ ضعیف العمر بزرگوں کو محض ان کی توہین اور ایذاء رسانی کے لئے شامل مقدمہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص خود چل پھر نہیں سکتا وہ رات کو چوری کیسے کر سکتا ہے یا ڈاکہ کیسے ڈال سکتا ہے۔ بعض اوقات پرچہ میں ملزم کے کوائف وغیرہ تو صحیح درج ہوتے ہیں مگر شناخت پریڈ میں گواہان اسے شناخت نہیں کر سکتے عقل کی بات ہے۔ جس شخص کی دشمنی یا مخالفت کسی سے نہ ہو وہ اسے قتل کیوں کرے گا۔ اگر کوئی شخص بہت زیادہ زخمی ہو تو وہ نزعی بیان نہیں دے سکتا مگر پولیس اس کا نزعی بیان گھڑ لیتی ہے۔ جب قتل وغیرہ کا کوئی سراغ نہ ملے تو پولیس اقرار جرم بیرون عدالت گھڑ لیتی ہے یا تشدد کر کے ملزم سے مجسٹریٹ درجہ اول کے سامنے بھی اقرار جرم کروا لیتی ہے۔ ایک مقدمہ قتل میں کئی سال بعد از قتل پولیس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مقتول کی ہڈیاں ملزم کی نشان دہی پر برآمد ہوئی ہیں لہٰذا وہ قاتل ہے۔ ایک قبرستان کی قبروں سے لاشیں نکالنی پائی گئی۔ جبکہ ملزمان بھی نابالغان تھے۔ ایک ڈاکہ کا الزام ایک لنگڑے ملزم پر پولیس نے لگایا۔ نیز یہ کہ متعدد گواہان کی موجودگی میں وہ غیر مسلح لنگڑا شخص بھاگ گیا۔ بعض اوقات گھر کے جملہ افراد کو بھی شامل مقدمہ کر لیا جاتا ہے۔ کسی لڑکی کے اغواء یا برضامندی خود بھاگ جانے کی صورت میں متاثرہ خاندان ملزم کی ماں بہن کو بھی' خصوصاً کنواری بہنوں کو بطور ملزمہ شامل کر لیتا ہے کہ انہوں نے لڑکی کو اکسایا اور مشورہ دیا اور بھاگ جانے میں مدد کی۔ بعض اوقات واردات کے اردگرد اتنا اندھیرا اور الجھاؤ ہوتا ہے کہ جوڈیشل نگاہیں بھی اس میں حقیقت کو تلاش نہیں کر سکتیں کیونکہ عدالتیں بھوسہ اور گندم کو تو الگ الگ کر سکتی ہے مگر جہاں بھوسہ ہی بھوسہ ہو وہاں وہ گندم کہاں سے الگ کریں۔ ایسی تمام صورتوں میں عدالتیں عدل کے روشن تقاضا کے پیش نظر ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیتی ہیں۔ بعض اوقات چشم دید گواہان ایک دوسرے کے برعکس عدالت میں بیان دیتے ہیں اور عدالتیں یہ تعین نہیں کر سکتیں کہ ان میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات گواہان اور تفتیشی آفیسر ایک دوسرے کے برعکس بیان دیتے ہیں۔ اس صورت میں متعلقہ امور کی نسبت شک پیدا ہو کر ملزم بطور حق بریت کا مستحق قرار پاتا ہے۔

جرم ہو جانے کے بعد انتقام کا مارا ہوا مدعی اور غصہ کا شکار مدعی ضاربان کی تعداد زخموں سے زیادہ لکھوا دیتا ہے۔ یعنی یہ کہ چھ ملزمان نے لاٹھیوں سے مضروب پر متعدد وار کئے جس سے مضروب کو چار زخم آئے۔ اس سے یہ تعین مشکل ہوتا ہے کہ وہ 4 زخم کس کس کی ڈانگ سے آئے تھے۔ اور اگر پھر ملزم نے متعدد وار کئے تھے تو صرف 4 زخم کیوں آئے۔ اسی طرح جب شہادت کا تجزیہ کرتے ہوئے ملزم کے خلاف کسی حد تک جرم ثابت ہوتا ہے اور کسی حد تک نہیں ہوتا یعنی شہادت سے اس کی معصومیت اور جرم میں ملوث ہونے کے امکانات برابر برابر ہیں تو ایسی صورت میں ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا جاتا ہے۔ کسی گواہ کے سچا ہونے کی نسبت عدالتی ذہن الجھن کا شکار ہو جائے تب بھی ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا جاتا ہے۔ پوسٹ مارٹم میں غیر معمولی تاخیر۔ ایف آئی آر میں غیر معمولی تاخیر۔ یا ایف آئی آر میں مشکوک اندراجات یا ملزم کا نام غلط۔ ذات غلط۔ ولدیت غلط۔ رہائش غلط درج ہو اور بعدہ "عرف" کہہ کر صحیح کوائف درج کئے گئے ہوں تو بھی ان جملہ صورتوں میں ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا جاتا ہے۔ انصاف کے نقطہ نظر سے اگر مقدمہ میں معمولی سا بھی شک ہو تو اس کا فائدہ ملزم کو پہنچایا جاتا ہے۔ جس کے لئے ایک سے زائد امور کا پایا جانا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک ہی امر کافی ہے کہ معاملہ پیش کردہ میں ملزم ملوث کردہ کا ملوث ہونا 100% یقینی نہیں ہے۔

پاکستان کی عدالتیں صرف رحم اور احسان کے طور پر نہیں بلکہ ایک حق کے طور پر شک کا فائدہ ملزم کو پہنچاتی ہیں۔ اور ملزم کا وکیل اپنی جرح میں زیادہ سے زیادہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اگر سو فیصدی ملزم کا بے گناہ ہونا ثابت نہ کر سکے تو کم از کم استغاثہ کی شہادت۔ اصابت و صداقت کی نسبت عدالت کے ذہن کو مشکوک ضرور کر دے جس کے بعد اس کا موٴکل بریت کا مستحق ٹھہرے گا۔

یاد رکھئے کہ کسی ملزم کو سزا کرانے کے لئے ہر شک و شبہ سے بالاتر اس کا قصوروار ہونا اور صرف اسی کا قصوروار ہونا ثابت کرنا لازمی ہے ورنہ عدالت شک کا فائدہ دے کر اسے بری کر دے گی۔ اگر آپ کسی فوجداری مقدمہ کے مدعی ہیں تو ٹھوس اور یقینی ثبوت عدالت میں پیش کریں۔ اگر ملزم ہیں تو کسی ماہر جرح فوجداری وکیل کی خدمات حاصل کریں جو فریق ثانی کے مقدمہ کے نقائص اور کمزوریاں فاضل عدالت میں ثابت کر سکے تاکہ آپ بریت کے مستحق ٹھہریں۔

واضح رہے کہ مقدمہ نے خود اپنے آپ کو ثابت کرنا اور اپنی ٹانگوں پر کھڑے ہونا ہوتا ہے۔ نہ عدالتیں اسے بیساکھی فراہم کرتی ہیں اور نہ ملزم نے استغاثہ کو ثابت کرنا ہوتا ہے۔ عدالتوں پر بے انصافی کی تنقید کرنے سے پہلے غیر جانبداری کے ساتھ اپنی فائل مقدمہ کا تجزیہ کرنا چاہئے۔

بقیہ صفحہ 4

جذبہ ہی تھا جس کا انہوں نے ہمیشہ پاس رکھا۔"
(ہفت روزہ "حرمت" 27 دسمبر 1996ء تا 2 جنوری 1997ء ص 12)

گورنمنٹ کالج لاہور کا

خصوصی تعزیتی اجلاس

"عالمی شہرت کے حامل نوبیل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر کالج انتظامیہ اور سٹاف کی طرف سے تعزیتی اجلاس میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر خالد آفتاب نے کہا کہ **مرحوم سائنس کی دنیا میں ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کی وفات کے ساتھ ہی پوری دنیا ایک عظیم پاکستانی سائنسدان سے محروم ہو گئی ہے اور سائنس کی دنیا کا پاکستانی باب اختتام پذیر ہو گیا ہے۔**"
(روزنامہ مساوات 96-11-22)

راغب مراد آبادی نے کیا خوب کہا ہے۔

ان کا اب نعم البدل کوئی نہیں
بے بدل بے شک رہیں گے وہ مدام

دنیا کی آبادی (ہزاروں میں)

براعظم	رقبہ	1900ء	1950ء	1980ء	1998ء	فیصد
شمالی امریکہ	9400	106000	221000	372000	301000	5.1
جنوبی امریکہ	6900	38000	111000	242000	508000	8.6
یورپ	3800	400000	392000	484000	508000	8.6
ایشیا	17400	932000	1411000	2601000	3528000	59.5
افریقہ	11700	118000	229000	470000	761000	12.8
آسٹریلیا	3300	6000	12000	23000	30000	0.5
انٹارکٹیکا	5400	....	....	....	....	....
دنیا کی کل آبادی	57900	1600000	2556000	4458000	5927000	

دنیا کی آبادی	1998ء میں	2025ء (تخمینہ)	2050ء (تخمینہ)
	5926467	4923288	9346399

(جنگ یکم جنوری 2000ء)

(نوٹ) دنیا کی یہ آبادی ہزاروں میں درج کی گئی ہے۔ یعنی اس آبادی کے دائیں طرف 3 صفر لگائیں گے تو کل آبادی بن جائے گی۔

الفضل میگزین

ترتیب وتحریر: فخر الحق شمس

نمبر 19

حقہ لغو چیز ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلاکسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو نہ منع کہتا اور نہ جائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 159)

تمام انسانوں میں بہترین

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) تحریر فرماتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف عبادت الٰہی میں ہی تمام بنی نوع انسان سے زیادہ مستعد نہ تھے۔ بلکہ ایسے پر خطر مواقع پر بھی جو انسان کی شجاعت، توانائی اور جوانمردی کو للکارتے ہیں آپ مستعدی میں سب دوسروں پر سبقت لے جاتے تھے۔

چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں بہترین تھے اور سب لوگوں سے بڑھ کر سخی اور دلیر اور شجاع تھے۔

ایک دفعہ رات کے وقت مدینہ کے لوگ چوروں اور دشمنوں سے ڈر گئے اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ بہت سے لوگ آواز کی طرف لپکے۔ دیکھا تو آنحضرت ﷺ سب سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے اور فرما رہے تھے کہ ڈرو نہیں۔ آپ اس وقت حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے جس پر زین نہ تھی اور پیٹھ ننگی تھی۔ آپ کی گردن میں تلوار پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں نے تو اس گھوڑے کو روانی میں دریا پایا۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں اس رسول پر (ﷺ) جس نے صرف روحانی صحت کے متعلق ہی بے قیمت اور بے مثال ہدایات کا سرچشمہ جاری نہیں کیا بلکہ جسمانی صحت کے متعلق بھی ایسی بے نظیر ہدایات فرمائیں کہ اگر (احمدی) سوسائٹی ان پر عمل کرے تو پاکیزگی اور نظافت میں دنیا کے لئے نمونہ بن سکتی ہے اور ہر دوسری تہذیب کو اپنی تقلید پر مجبور کر سکتی ہے۔

(ورزش کے زینے صفحہ 27)

عطارد۔ ایک پراسرار سیارہ

بوسٹن یونیورسٹی کے ماہرین فلکیات نے ایسی تصاویر جاری کی ہیں جن سے عطارد کے ان دیکھے حصوں کا انکشاف ہوا ہے ان کا کہنا ہے کہ عطارد سورج کے سب سے قریب پراسرار دنیا کا حامل سیارہ ہے اس کا سائز تقریباً ہمارے چاند کے برابر ہے جبکہ اسکی سطح بھی تقریباً ایسی ہی ہے لیکن عطارد کے اندر کافی لوہا جبکہ چاند میں کم لوہا ہے، یاد رہے کہ صرف ایک بار 1974ء میں ''میرینیر 10 سپیس کرافٹ'' کے ذریعے عطارد کا مشاہدہ کیا گیا تھا اور صرف اسی وقت ہی سیٹ لائٹ فوٹوز بھجوائی گئی تھیں ماہرین کے مطابق زمینی ٹیلی سکوپ سے لی گئی حالیہ تصاویر بھی ویسی ہی ہیں اور جدید آلات کی مدد سے وہ کام زمین سے ہی کر لیا گیا جو پہلے ''میرینیر 10 سپیس کرافٹ'' کے ذریعے کرنا پڑا تھا اور یہ ایک بڑی کامیابی ہے واضح رہے کہ حالیہ جاری ہونے والی تصاویر دو سال قبل کیلی فورنیا سے لی گئی تھیں یہ تصاویر ظاہر کرتی ہیں کہ عطارد ہمارے چاند سے بہت مماثلت رکھتا ہے اور عطارد کی سطح کے نشانات بالکل ہمارے چاند کی طرح کے روشن اور تاریک حصے ہیں ماہرین کا کہنا ہے کہ عطارد کی تصاویر لینا بہت مشکل کام ہے کیونکہ یہ سورج کے انتہائی قریب ہے صرف بعض اوقات ہی ایسے خوش قسمت مواقع ملتے ہیں جب عطارد کا جائزہ لیا جا سکتا ہے اور یہ اوقات سورج نکلنے سے پہلے یا سورج غروب ہونے کے فوراً بعد کے ہیں، خلاء سے بھی اس سیارے کی فوٹوگرافی کے مواقع محدود ہیں کیونکہ ہبل دوربین جیسے حساس آلات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ سورج کے قریبی اجسام کو دیکھا جا سکے۔ بوسٹن یونیورسٹی کے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ہم نے عطارد کی بہت ساری تصاویر لیں اور ان تصاویر کو ملا کر ایک واضح فوٹوگراف وجود میں آئی جو تفصیلات پر مبنی تھی بوسٹن یونیورسٹی کی ٹیم نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ رواں سال کے اواخر میں عطارد کا مزید مشاہدہ کرے گی تاہم انہوں نے حالیہ تصاویر کی روشنی میں انکشاف کیا ہے کہ عطارد ہلکے Atmosphere کا حامل سیارہ ہے اور اس Atmosphere کے کیمیائی عناصر میں سے ایک 'سوڈیم' بھی ہے۔

انگور ایک کثیر الفوائد پھل

انگور موسم گرما کا ایک مشہور اور مرغوب پھل ہے۔ اس پھل کا شمار زمانہ قدیم سے ہی غذائیت سے بھرپور اعلیٰ قسم کے پھلوں میں ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اس پھل کا ذکر موجود ہے۔ عام طور پر انگور کی بیل تین چار سال بعد پھل دینا شروع کرتی ہے انگور جسامت، رنگ اور مزے کے لحاظ سے مختلف قسم کے ہوتے ہیں، مثلاً کالا انگور، لمبا انگور، سندر خانی، گول انگور، موٹا دانہ دار الغرض کئی قسمیں مشہور ہیں۔ انگور کی زیادہ کاشت بحیرہ روم کے اطراف اور پاکستان میں کوئٹہ چمن میں ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ان علاقوں کی مخصوص آب و ہوا ہے۔ انگور ایک کثیر الفوائد پھل ہے۔ طبی نقطہ نظر سے یہ تمام پھلوں پر اپنے غذائی و شفائی اثرات کی وجہ سے فوقیت رکھتا ہے۔ خون بنانے میں انگور کا مقابلہ انجیر کے سوا کوئی دوا اور غذا نہیں کرتی۔ پکے ہوئے انگور کھانے سے بیماری کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جنہیں گردوں کا عارضہ ہو یا پتھری کی وجہ سے پیشاب رک کر آتا ہو ایسے لوگوں کو چاہئے انگور بطور دوا استعمال کریں۔ کیونکہ انگور پیشاب آور ہے اور گردوں سے ریت کے ذرے نکال دیتا ہے۔ جدید طبی تحقیقات کے مطابق انگور جگر، دماغ، دائمی قبض اور جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔ یہ تیزابیت کو ختم کرتا ہے، خون صاف بناتا ہے اور زود ہضم ہے۔ اس کے کھانے کا مناسب وقت کھانے کے بعد کا ہے۔ اس طرح یہ خود بھی ہضم ہو جاتا ہے اور غذا کو بھی بآسانی ہضم کرتا ہے۔ انگور کھانے کے دوران یا بعد میں پانی پینا مضر ہے۔ انگور کو خالی پیٹ استعمال کرنے سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اس کا مزاج گرم تر ہے اور اس میں کیلشیم، پروٹین اور معدنی نمکیات کی کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ خشک انگور بھی بے شمار فوائد کا حامل ہوتا ہے۔ حکماء حضرات انگور کو مختلف شکلوں میں اپنے نسخہ جات میں استعمال کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت سے بہت فوائد حاصل کرتے ہیں۔

غزل

سنا ہے لوگ اسے آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں
سو اس کے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے ربط ہے اس کو خراب حالوں سے
سو اپنے آپ کو برباد کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے درد کی گاہک ہے چشم ناز اس کی
سو ہم بھی اس کی گلی سے گزر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کو بھی ہے شعر و شاعری سے شغف
سو ہم بھی معجزے اپنے ہنر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے رات اسے چاند تکتا رہتا ہے
ستارے بامِ فلک سے اتر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے دن کو اسے تتلیاں ستاتی ہیں
سنا ہے رات کو جگنو ٹھہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے حشر ہیں اس کی غزال سی آنکھیں
سنا ہے اس کو ہرن دشت بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے رات سے بڑھ کر ہیں کاکلیں اس کی
سنا ہے شام کو سائے گزر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کی سیاہ چشمگی قیامت ہے
سو اس کو سرمہ فروش آہ بھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے لبوں سے گلاب جلتے ہیں
سو ہم بہار پہ الزام دھر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے جب سے حمائل ہیں اس کی گردن میں
مزاج اور ہی لعل و گہر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے اس کے بدن کی تراش ایسی ہے
کہ پھول اپنی قبائیں کتر کے دیکھتے ہیں

وہ سرو قد ہے مگر بے گلِ مراد نہیں
کہ اس شجر پہ شگوفے ثمر کے دیکھتے ہیں

بس اک نگاہ سے لٹتا ہے قافلہ دل کا
سو رہروانِ تمنا بھی ڈر کے دیکھتے ہیں

رکے تو گردشیں اس کا طواف کرتی ہیں
چلے تو اس کو زمانے ٹھہر کے دیکھتے ہیں

کسے نصیب کہ بے پیرہن اسے دیکھے
کبھی کبھی در و دیوار گھر کے دیکھتے ہیں

کہانیاں ہی سہی سب مبالغے ہی سہی
اگر وہ خواب ہے تعبیر کر کے دیکھتے ہیں

اب اس کے شہر میں ٹھہریں کہ کوچ کر جائیں
فراز آؤ ستارے سفر کے دیکھتے ہیں

(احمد فراز کے ''خواب گل پریشاں ہے'' سے انتخاب)

اطلاعات و اعلانات

سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سرجیکل سپیشلسٹ مورخہ 20-8-2000 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و اپریشن کریں گے۔ ضرورتمند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت اساتذہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کالج سیکشن و انگلش میڈیم بوائز سیکشن کے لئے ٹیچرز کی درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

1۔ ایم ایس سی ریاضی۔ بی ایس سی فزکس کے ساتھ

2۔ ایم اے انگلش۔ کم از کم سیکنڈ ڈویژن

اکیڈمی میں پڑھانے کے خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر زیر دستخطی کو بھجوائیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 30-8-2000 ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم سید عبدالمالک ظفر (میل نرس) فضل عمر ہسپتال ربوہ محلہ دارالنصر وسطی ربوہ کی والدہ محترمہ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید غلام احمد صاحب نثار آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں اور شفاء ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں حالت کافی تشویشناک ہے۔ آئی۔ سی۔ یو میں رکھا ہوا ہے۔

احباب دعا کریں شافی مطلق محض اپنے خاص فضل سے موصوفہ کو کامل شفاء عطا فرمائے۔

مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر و زعیم انصاراللہ جماعت احمدیہ مرل حلقہ چونڈ ضلع سیالکوٹ کے بھائی مکرم نعیم احمد نائب قائد مقامی بوجہ بخار بیمار ہیں۔ نیز گرنے کی وجہ سے کمر پر چوٹیں بھی لگی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری محمود احمد باجوہ صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ جو کہ لمبے عرصہ سے وکالت وقف نو میں رضاکارانہ خدمت بجالا رہے ہیں گزشتہ چند دنوں سے ان کی طبیعت ناساز ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبشر احمد باسط صاحب معلم وقف جدید 161 مراد ضلع بہاولپور حال گوٹھ احمدیہ ضلع عمرکوٹ کے دادا جان محترم ناظر حسین صاحب ولد نواب دین صاحب مورخہ 27 جولائی 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔

مرحوم بارہ سال تک بطور صدر جماعت اور سیکرٹری مال خدمت دین سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

شکریہ اور درخواست دعا

○ محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم بھائی جان خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود۔ ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ انجمن تحریک جدید۔ انجمن وقف جدید کے تعزیتی پیغامات اور سب سے بڑھ کر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتہائی درد میں ڈوبے ہوئے تعزیتی اور تعریفی کلمات ہمارے لئے شدید صدمہ کو برداشت کرنے کا انتہائی ذریعہ ثابت ہوئے اور صبر کے ساتھ اس غم کو برداشت کرنے کا حوصلہ ملا۔

اسی طرح احباب جماعت احمدیہ کے کثیر تعزیتی پر خلوص خطوط وصول ہوئے جو کہ ہمارے لئے اس شدید صدمہ کے وقت ایک روحانی نعمت سے کم نہ تھے۔

تمام احباب کا فرداً فرداً جواب دینا خاکسار کے لئے ناممکن ہے لہذا روزنامہ الفضل کے ذریعے اپنے اور دیگر اہل خاندان کے دلی جذبات شکریہ کے ساتھ پہنچانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اپنے فضلوں اور رحمت کے سائے میں رکھے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان داخلہ

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل پوسٹ گریجوایٹ پروگرام کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

شماریات، طبیعات، کیمیا، ریاضی، جغرافیہ، علوم اسلامیہ، عربی، تاریخ، مطالعہ پاکستان، انگریزی، معاشیات، سیاسیات، اردو، اقبالیات، ابلاغیات، کمپیوٹر سائنس، قانون، ایم بی اے، فارسی، ایجوکیشن، بی ایڈ، لائبریری و انفارمیشن سائنس، سرائیکی اور اپلائیڈ سائیکالوجی

فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 اگست 2000ء ہے۔ ان پروگرامز کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت B.A/B.Sc. ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھیں نوائے وقت 6۔ اگست 2000ء

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مذہب کی بنیاد پر سرحدیں

بھارت کے وزیراعظم واجپائی نے بھارت کے یوم آزادی پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مذہب کی بنیاد پر اور تلوار کے زور پر سرحدیں نہیں بدلیں گی۔ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ پاکستان ایک طرف مذاکرات کی بات کرتا ہے اور دوسری طرف دہشت گردی کی مہم بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ نئی دہلی میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حزب المجاہدین کے یکطرفہ فیصلے کے باوجود علاقے میں قیام امن کی کوششیں جاری رکھیں گے۔ جنوبی ایشیا خطرناک خطہ بن چکا ہے۔

امریکہ سرگرم ہوگیا

ممتاز جریدے ایشین ایج نے لکھا ہے کہ امریکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات کرانے کیلئے سرگرم ہوگیا ہے۔ دونوں ملکوں میں کشیدگی پر امریکی صدر کو بہت تشویش ہے۔ کلنٹن واجپائی ملاقات میں مسئلہ کشمیر سرفہرست ہوگا۔

مقبوضہ کشمیر میں یوم پاکستان

مقبوضہ کشمیر میں یوم پاکستان انتہائی جوش و خروش سے منایا گیا۔ پوری وادی میں جگہ جگہ پاکستانی پرچم لہرائے گئے۔ مجاہدین نے مسلح پریڈ میں پاکستانی پرچم کو سلامی دی۔ سری نگر میں کاروباری مراکز اور تعلیمی ادارے بند رہے۔

یوم آزادی پر بم دھماکہ

بھارت کے یوم آزادی کے موقعہ پر بھارت کے شہر مظفرپور سے احمد آباد جانے والی ٹرین کی آخری بوگی میں زبردست بم دھماکہ ہونے سے 10 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ 40 مسافر شدید زخمی ہوئے۔ مرنے والوں کی تعداد بڑھنے کا خدشہ ہے۔ مقبوضہ وادی کے علاوہ آسام، منی پور، ناگالینڈ، تری پورہ اور میگھالے میں مکمل ہڑتال ہوئی جس سے زندگی مفلوج ہوکر رہ گئی۔ بھارت کے شہروں میں جشن آزادی کی تقریبات درہم برہم ہوکر رہ گئیں۔

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں 34 بھارتی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں مختلف مقامات پر ہونے والی جھڑپوں میں 34 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے۔ حرکت المجاہدین نے کرناہ میں بھارتی فوج کا ہیڈکوارٹر میزائلوں سے اڑا دیا۔ سوپور میں فوجی گاڑی تباہ کردی گئی۔ بانڈی پورہ میں 11 بھارتی فوجی مارے گئے۔ بانہال، ہائے گام، بانڈی پورہ، سرن کوٹ اور دیگر علاقوں میں مجاہدین نے کامیاب حملے کئے۔

ایک اور پائپ لائن پھٹ گئی

نائیجیریا میں تیل کی ایک اور پائپ لائن پھٹ گئی جس سے 8 افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ جنوب مشرقی علاقے میں ہوا جہاں ٹوٹی ہوئی پائپ لائن سے لوگ تیل بھر رہے تھے۔ اچانک دھماکے سے آگ لگ گئی۔ تیل کی کارپوریشن نے کہا ہے کہ لوگوں کو بار بار تنبیہ کئے جانے کے باوجود حادثے کم نہیں ہورہے۔ یاد رہے کہ نائیجیریا تیل پیدا کرنے والے ممالک میں شامل ہے اور گزشتہ چند ماہ سے اس قسم کے حادثوں میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

سیرالیون میں جنگی جرائم ٹریبونل

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے جنگی جرائم کے خصوصی ٹریبونل کی تشکیل کی منظوری دے دی ہے۔ جو سیرالیون میں انسانیت کے خلاف جرائم اور جنگی جرائم کے مجرموں کے خلاف مقدمات کی سماعت کرے گا سیرالیون کے باغی لیڈر فوڈے سینکو اور ان کے ساتھیوں پر ہزاروں شہریوں کی ہلاکت اور اقوام متحدہ کے سینکڑوں امن کاروں کے اغواء کے الزامات ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

میں کی جائے گی۔

6۔ اخراجات جامعہ احمدیہ: داخلہ کے بعد جامعہ احمدیہ کا مخصوص لباس جامعہ احمدیہ کی ہدایت پر طالب علم کو خود بنوانا ہوگا اور 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو (ٹوپی کے ساتھ) جامعہ احمدیہ میں دینی ہوگی۔ زرضمانت لائبریری 50 روپے اور کتب انگلش 50 روپے یعنی کل 100 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ ہوسٹل میں رہائش رکھنے کی صورت میں خرچ کم و بیش 700 روپے ماہوار کے حساب سے ایک ماہ کا پیشگی جمع کروانا ہوگا۔ بستر اور چارپائی کا انتظام طالب علم کو خود کرنا ہوگا۔

7۔ وظیفہ: ہوسٹل میں رہائش رکھنے والے ضرورت مند طالب علم کو 930 روپے اور ہوسٹل سے باہر گھر پر رہنے والے کو 465 روپے ماہوار وظیفہ دیا جاسکتا ہے جس کا فیصلہ داخلہ کے بعد انٹرویو بورڈ کرے گا۔

نوٹ۔ آپ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ خط و کتابت کرتے وقت وکالت دیوان کی چٹھی نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان)

تحریک جدید انجمن احمدیہ

فون 213563 - 04524

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 16 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 17-اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-53
جمعہ 18-اگست۔ طلوع فجر۔ 4-04
جمعہ 18-اگست۔ طلوع آفتاب 5-33

بلدیاتی انتخابات جداگانہ اور غیر جماعتی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے ضلعی حکومتوں کے نظام کا اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بلدیاتی انتخابات غیر جماعتی اور جداگانہ طرز پر ہونگے۔ انتظامی افسران منتخب نمائندوں کے ماتحت ہونگے۔ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کا عہدہ ختم کردیا جائے گا۔ ڈی سی کی جگہ ضلعی معاون افسر کا عہدہ ہوگا۔ ضلع کا سربراہ ناظم ضلع ہوگا اس کے نائب کو نائب ناظم ضلع کہا جائے گا جو ضلعی اسمبلی کا سپیکر بھی ہوگا۔ ناظم سیاسی کردار ادا کرے گا اسے وزیر اعلیٰ برطرف کرسکے گا۔ ضلع کی کونسل قوانین بناسکے گی۔ اس پر عمل درآمد کا آغاز دسمبر 2000ء سے ہوگا اور 2001ء کے وسط تک مکمل ہوجائے گا۔

نادہندہ سزایافتہ الیکشن کیلئے نااہل

چیف ایگزیکٹو نے قوم کے نام 14- اگست کی شب خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ نادہندہ اور سزایافتہ افراد الیکشن نہیں لڑسکیں گے۔ ضلع، تحصیل اور یونین کی سطح کی کونسل کی مدت 3 سال ہوگی۔ ان کونسلوں کے ناظمین اور نائب ناظمین کیلئے تعلیم کی حد میٹرک ہوگی۔ ووٹر کی عمر کی حد 18 سال ہوگی۔ امیدواروں کو سیاسی گروہی یا فرقہ وارانہ پلیٹ فارم استعمال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ کامیاب ہونے والے کو 50 فیصد ووٹ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

تحریک عدم اعتماد

تین سال کی مدت کیلئے منتخب ہونے والی ضلعی اسمبلی کے ارکان ناظم ضلع کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرسکیں گے۔ لیکن اگر یہ تحریک دو تہائی اکثریت سے منظور نہ ہوئی تو پیش کرنے والے اپنی سیٹوں سے محروم ہوجائیں گے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اسطرح سے عملاً ناظم ضلع کے خلاف کوئی تحریک عدم اعتماد پیش نہ ہوسکے گی۔

پولیس ماتحت ہوگی

نئے ضلعی نظام کے تحت پولیس ضلعی ناظم کے ماتحت ہوگی۔ پولیس میں امن وامان اور تفتیش کے الگ الگ شعبے ہونگے۔ اے ایس پی کو تھانہ انچارج مقرر کیا جائے گا۔

ایک تہائی نشستیں خواتین کیلئے

یونین اور تحصیل کونسل کے اراکین 21، 21 ہونگے۔ ایک تہائی سیٹیں خواتین کیلئے ہونگی۔

عدالتی نظام کا اعلان اگلے سال

ہر ضلع میں جو عدالتی نظام مقرر ہوگا اس کا اعلان اگلے سال کیا جائے گا۔ ہر ضلع میں پبلک سیفٹی کمیشن بنے گا۔ محتسب بھی مقرر ہوگا۔ ووٹر کی عمر 18 سال ہوگی۔

اسمبلیوں کے اختیارات میں کمی

ضلعی حکومتوں کے نظام کے تحت اسمبلیوں کے اختیارات کم کردیئے گئے ہیں۔ یونین کے ناظم ضلع کونسل کے ممبر ہونگے۔ یونین کونسلرز ضلع کے ناظم اور نائب ناظم کو منتخب کریں گے۔ نئے نظام کے تحت ڈی سی اور تھانیدار کے اختیارات میں کمی ہوگی۔ ضلعی انتظامیہ اور پولیس عوامی نمائندوں کے ماتحت کام کرے گی۔

کوئی تبدیلی نہ کرسکے گا

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ضلعی حکومتوں کو مالی خودمختاری حاصل ہوگی۔ اختیارات کی منتقلی کا یہ نظام کوئی تبدیل نہ کرسکے گا۔

وفاقی کابینہ کے چار نئے وزیر

وفاقی کابینہ میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ چار نئے وزیر وفاقی کابینہ میں شامل کئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی ان کے سپرد مذہبی و اقلیتی امور کا محکمہ ہوگا۔ ڈاکٹر عطیہ عنایت اللہ ویمن ڈیویلپمنٹ سوشل ویلفیئر۔ لیفٹیننٹ جنرل (ر) جاوید اشرف مواصلات۔ کرنل (ر) ایس کے ٹرسلر اقلیتی امور کھیل سیاحت۔ یہ چاروں نئے وزراء پہلے سیکیورٹی کونسل کے ممبر تھے۔ سیکیورٹی کونسل کے ایک اور ممبر صاحبزادہ امتیاز کو لینڈ کمیشن کا چیئرمین مقرر کردیا گیا ہے۔

سیکیورٹی کونسل کی تشکیل نو

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے سیکیورٹی کونسل کی تشکیل نو کی ہے۔ اب سیکیورٹی کونسل کے تمام اراکین بلحاظ عہدہ ہونگے۔ اب کونسل کی تشکیل اس طرح سے ہے۔ چیئرمین چیف ایگزیکٹو۔ اراکین مسلح افواج کے تینوں سربراہ۔ اور چار وزراء۔ خارجہ' داخلہ' خزانہ اور تجارت۔ اس تشکیل نو کے بعد باقی تمام ایسے اراکین کو جن کے پاس کوئی عہدہ نہیں یا تو وفاقی وزیر بنادیا گیا ہے اور شریف الدین پیرزادہ کو چیف ایگزیکٹو کا سینئر اعزازی مشیر مقرر کردیا گیا۔ باقی رہ جانے والے اقلیتی رکن ڈیرک سپرین مستعفی ہوگئے ہیں۔ ایک اور سابق رکن سلامتی کونسل شفیع نیاز بھی چیف ایگزیکٹو کے مشیر ہونگے ان کے سپرد خوراک اور زراعت کی مشاورت ہوگی۔ جبکہ شریف الدین پیرزادہ خارجہ امور میں چیف ایگزیکٹو کی مشاورت کریں گے۔

نئے گورنر سرحد

صوبہ سرحد کے نئے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) افتخار حسین شاہ نے اپنے عہدہ کا حلف اٹھالیا۔ سابق گورنر جنرل (ر) شفیق کور کمانڈر سے اختلافات کی وجہ سے مستعفی ہوگئے تھے۔

وہی کروں گا جو ٹھیک ہوگا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ نام نہاد لوگ جتنا چاہیں واویلا کریں وہی کروں گا جو ٹھیک ہوگا۔ بددیانت سیاستدانوں کی اب پاکستان میں جگہ نہیں۔ اب محب وطن اور دیانتدار لوگ ہی آگے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تقدیر امریکہ یا کسی ملک کے ہاتھ میں نہیں۔ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سیاستدانوں کے خلاف نہیں انہوں نے یہ ملک بنایا۔

مسلم لیگ کی ریلی کلثوم کو دھکے

کراچی میں قائد اعظم کے مزار کے باہر مسلم لیگ نے ریلی نکالی۔ انتظامیہ نے پیپلز ہاؤس چورنگی کے قریب ریلی کو روک لیا۔ کلثوم نواز نے پیدل مزار قائد پر جانے کا اعلان کیا اور گاڑی سے باہر آگئیں وہ مزار کے مین گیٹ تک پہنچیں تو ہجوم انتظامیہ کے کنٹرول سے باہر ہوگیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا بیگم کلثوم نواز کو بھی دھکے پڑے۔ کلثوم نواز نے کہا کہ حکومت مسلم لیگ اور نواز شریف کی مقبولیت دیکھ کر بوکھلاہٹ کا شکار ہوگئی ہے۔ یوم آزادی بھی آزادی سے منانے کی اجازت نہیں ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع (گوجرانوالہ' منڈی بہاؤالدین اور حافظ آباد) بھجوا رہا ہے۔

(1) توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

(2) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

(3) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

پلاٹ برائے فروخت
نمبر 7/45 (ٹی) واقع گولبازار دارالعلوم وسطی ربوہ
رابطہ : چوہدری احسان الرحمان بسرا
فون 212994 (04524) باب الابواب ربوہ

مریم میڈیکل سنٹر
زچہ و بچہ کی سہولت و آرام
بے اولاد عورتوں کی مکمل علاج گاہ
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
یادگار چوک ربوہ۔ فون 213944

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود
☎ 844986

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

ضرورت ہے
(1) آفس ورک کیلئے۔ (2) ڈرائیور کم سیل مین
تعلیم کم از کم میٹرک۔ عمر 25 تا 35 سال
(3) گھریلو ملازم عمر 30 تا 40 سال۔ خود ملیں 2 بجے تا 7 بجے
پتہ برائے رابطہ : میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔ فون 16-7932514 فیکس 7932517

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کردیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطبِ حمید
49 ... فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا